

تیاری خداوند کے عشا کے لئے  
نمبر 3391  
ایک خطبہ  
شائع شدہ جمعرات، 29 جنوری 1914  
واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
مقام: میٹرو پولیٹن ٹیبر نیکل، نیونگٹن

”پس آدمی اپنے آپ کو جانچے، اور اسی طرح اس روٹی میں سے کھائے اور اس پیالہ میں سے پیئے۔“  
کرنٹھیوں 128:11

آدمی اپنے آپ کو جانچے۔ ”یعنی کوئی بھی آدمی—ہر وہ شخص جو اس روٹی میں سے کھائے اور اس پیالہ میں سے پیئے کا“ ارادہ رکھتا ہے۔ یہ لفظ غیر معین ہے تاکہ اس کا اطلاق عام ہو۔ کوئی بھی مرد اُس میز پر آنے کا مجاز نہیں، کوئی بھی عورت نزدیک آنے کی اجازت نہیں رکھتی جب تک پہلے اپنے آپ کو نہ جانچے۔ کوئی عمر ہمیں معاف نہ کرے گی، کیونکہ بوڑھے ریاکار بھی پائے گئے ہیں، جیسے کہ نو عمر فریب کار۔ کوئی منصب ہمیں اس جانچ سے بری نہ کرے گا، کیونکہ رسولوں میں بھی ایک یہوداہ موجود تھا۔ خدا کی کلیسیا میں اعلیٰ درجہ بھی بدترین ریاکاری کے ساتھ مل سکتا ہے۔

ہر بار جب ہم آئیں، اپنے آپ کو جانچنا ہے۔ ہر شخص کو یہ کام کرنا ہے۔ کوئی اس شخصی فرض سے کنارہ نہ کرے۔ ہر ایک کو گویا خدا کے حضور یہ کام سنبھالنا ہے۔ اے بھائیو اور بہنو، جو اس میز کے گرد جمع ہونے کو ہو، رُوح القدس کی اس حکم پر ”کان دھرو جو رُسلِ الہی کے ذریعہ دیا گیا ہے،“ یہاں ہر ایک اپنے آپ کو جانچے، اور اسی طرح اُس روٹی میں سے کھائے۔

آدمی اپنے آپ کو جانچے۔ ”یہ لفظ قوی ہے۔ وہ اپنے دل کی تفتیش کرے کہ سب کچھ راستی پر ہے یا نہیں۔ وہ محنت سے کھوج لگائے، ہر اُس علامت کو پرکھے جو بظاہر ناسازگار دکھائی دے، تاکہ شاید وہی سچائی کو ظاہر کرے۔ وہ ہر تاریک پہلو یا داغدار جگہ پر غور کرے، مبادا وہ نشان سطحی نہ ہو بلکہ اندرونی حال کا پتہ دے۔ ہمیں اپنے ساتھ سطحی کھیل نہ کھیلنا چاہیے۔

آدمی اپنے آپ کو اسی طرح جانچے جیسے قیمتی دھاتوں کا سوداگر، جب وہ کانسے کو آگ میں ڈالتا ہے، جانتا ہے کہ صرف سونا باقی نکلے گا اور میل جل کر فنا ہو جائے گا۔ اپنے آپ کو بھٹی میں ڈال۔ امتحان کی آگ کو سات گنا بڑھا، کیونکہ تیرا دل ممکن ہو تو سچائی سے بھاگے گا، مگر تو عزم کر کہ اسے سچائی جانتی ہی پڑے گی، اور بدترین پہلو بھی۔ آدمی پرکھے، آزمائے، تفتیش کرے، کسوٹی پر ڈالے، جانچے۔ ہر قوی لفظ جو مکمل چھان بین کا مطلب دیتا ہے، اسی کو میں رسول کے کلام ”پر لگاؤں گا:“ آدمی اپنے آپ کو جانچے۔

آدمی اپنے آپ کو جانچے۔ ”اُسے دوسروں کو پرکھنے میں اتنا محتاط ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر میز پر نالائق شریک بھی ہوں، تو اُس کی شراکت کو نقصان نہ پہنچے گا۔ گو کچھ ایسے بھی آ بیٹھیں جہاں انہیں ہونا نہ چاہیے، پھر بھی اگر تیرا دل اور ذہن حقیقتاً مسیح کے قریب آ جائیں، تو ہمارے خداوند کی نعمت کم نہ ہوگی، اگرچہ وہاں ایک یہوداہ بھی موجود تھا۔

آدمی اپنے آپ کو جانچے۔ ”یہ ذاتی کام ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایک امتحان ہے جس سے کلیسیا کا رُکن گزرتا ہے، جب تجربہ کار اہل ایمان پوچھتے ہیں، ”ان باتوں کا نُجھے کیا علم ہے؟ تیرا ایمان اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ کیا تُو نے ایمان لایا؟ کیا تُو نے توبہ کی؟“ لیکن ایسا امتحان کبھی کافی نہ سمجھ میں التجا کرتا ہوں کہ کبھی یہ نہ سمجھنا کہ بزرگوں کے سامنے حاضر ہونا، یا راعی کو اپنے ایمان پر مطمئن کرنا حقیقی شاگردی کی سند ہے۔ ہم کمزور بشر ہیں، دلوں کی چھان بین کا دعویٰ نہ کیا، نہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں تو صرف ظاہر کی روش اور تیری اقرار کی حالت کو پرکھنے کو کہا گیا ہے۔ لیکن تو ہمارے امتحان پر نہ ”ٹھہر، بلکہ“ آدمی اپنے آپ کو جانچے۔

نُجھے اپنے دل کو اپنی ہی آنکھوں سے دیکھنا ہے، اور رُوح القدس سے اُنہیں روشن ہونے کی دعا کرنا ہے۔ نُجھے خود ترازو پکڑنا ہے اور اُس میں اپنی جان کو تولنا ہے۔ دوسرے کی رائے یا دوسروں کی تفتیش پر قناعت نہ کر۔ خود چراغ ہاتھ میں لے۔ ہر ”گوشہ اور ہر دراڑ کو دیکھ پرانا خمیر صاف کر، اور یوں خلوص دل سے عید منا۔“ آدمی اپنے آپ کو جانچے۔

اور رسول فرماتا ہے: ”اور اسی طرح وہ اُس روٹی میں سے کھائے۔“ یعنی یہ جانچ بروقت ہونی چاہیے۔ جب روٹی کھانے اور مے پینے کا وقت آئے، تب ہی یہ ہونی چاہیے۔ ہمیشہ شراکت سے پہلے جانچ ہونی چاہیے۔ جانچ ہی لطف اندوزی سے پہلے آنی چاہیے۔ پہلے دیکھنا چاہیے کہ تجھے وہاں ہونا چاہیے یا نہیں، اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ حق ہے، تب آ۔ مگر اس سے پہلے نہیں۔

کیا یہ نہایت معنی خیز بات نہیں کہ جب ہمارے خُداوند نے پہلی بار روٹی توڑی اور یہ عشا مقرر کیا، اُسی وقت خود جانچ جاری تھی؟ اور آخر میں شاگردوں نے خُداوند ہی سے فریاد کی، کیونکہ ہر ایک نے کہا: ”اے خُداوند، کیا وہ میں ہوں؟“ ”اے خُداوند، کیا وہ میں ہوں؟“ — یہ سوال آج کی رات بھی ناموزوں نہیں، جب ہم روٹی توڑیں اور یہ سنیں: ”تُم میں سے ایک مجھے پکڑو اے گا۔“

آہ! بھائیو، مجھے خوف ہے کہ اقرار کرنے والوں میں ایک سے زیادہ ایسے ہیں جو اُسے پکڑوائیں گے۔ شاید درجنوں نہیں تو بیسیوں، اور بیسیوں نہیں تو سینکڑوں ایسے ہوں، اس قدر بڑی جماعت میں، جو آخر کار اصلی نہ نکلیں۔ پس یہ سوال، چاہے تمہارے دلوں کو کڑواہی دے، تمہارے درمیان گونجتا رہے: ”اے خُداوند، کیا وہ میں ہوں؟“ ”اے خُداوند، کیا وہ میں ہوں؟“ اور کوئی شخص اُس روٹی میں سے نہ کھائے، نہ اُس پیالہ میں سے پیئے جب تک وہ اپنے ضمیر کے سامنے عاجزی سے یہ نہ پرکھ لے کہ وہ مسیح کا بے یا نہیں۔

اب، اے عزیز بھائیو، چند ہی لمحوں کے لئے ہم دیکھیں گے کہ ہم کس بات کے بارے میں اپنے آپ کو جانچیں، اور پھر ہم تمہارے سامنے اس جانچ کی وجوہات پیش کریں گے۔ خدا کرے کہ یہ چھان بین کا کام ہمارے لئے برکت خیز ہو۔

۱

- کس بات کے بارے میں ہم اپنے آپ کو جانچیں۔

تم دیکھو گے کہ یہ متن ہم سے یہ نہیں کہتا، ”آدمی اپنے آپ کو فلاں یا فلاں امر کے بارے میں جانچے، اور یوں کھائے۔“ وہ اپنے آپ کو جانچے، لیکن رسول یہ نہیں کہتا کہ کس بات پر۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس عشا کے بارے میں جانچے، اپنے آپ کو اس بارے میں پرکھے کہ کیا اُسے حق ہے کہ اُس روٹی میں سے کھائے اور اُس مے میں سے پیئے۔ یہی عشا ہمیں بتاتی ہے کہ ہم کس بات پر اپنے آپ کو پرکھیں۔

ابھی میری آنکھوں کے سامنے ٹوٹی ہوئی روٹی اور سرخ مے سے بھرا پیالہ ہوگا۔ یہ دونوں چیزیں نشان ہیں — روٹی مسیح کے بدن کی جو ہمارے لئے کچلا گیا اور دکھ سہنے کو پیش کیا گیا؛ اور مے اُس قیمتی خون کی جس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور جانیں فدیہ پاتی ہیں۔

اگر میری جان میں اُن سچائیوں پر ایمان نہ ہو جن کی یہ علامتیں گواہی دیتی ہیں، تو مجھے کوئی حق نہیں کہ ان پر ہاتھ رکھوں۔ کیا مجھے اپنے آپ سے سوال نہ کرنا چاہیے؟ کیا میں یقیناً مانتا ہوں کہ کلمہ مجسم ہوا اور ہمارے درمیان سکونت کیا؟ کیا میں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا اپنی جلال کے بلند ترین تخت سے اُتر آیا اور عورت سے پیدا ہونے والا انسان بنا؟ کیا میں ایمان رکھتا ہوں کہ اُس نے انسانی بدن میں دکھ اٹھایا، راستباز نے ناراستوں کے لئے تاکہ ہمیں خدا کے پاس لے آئے؟ کیا میں ایمان رکھتا ہوں کہ اُس کے اُس خون میں جو ”بہتوں کے لئے بہایا گیا“ گناہ کے مٹانے اور قادر مطلق خدا کے سامنے کفارہ دینے کی قدرت ہے، تاکہ خطاکار محبوب میں قبول کئے جائیں؟

اگر میں ان باتوں پر ایمان نہ رکھوں تو پھر بالکل ریاکار ہوں، نہایت بھیانک ریاکار، اگر جرأت کروں کہ اس میز پر آؤں۔ میں ریاکاروں میں بدترین ہوں کہ اپنے آپ کو ان علامتوں کو چھونے کے لئے گھسیٹوں، جبکہ اُن حقائق کو مانتا ہی نہیں جن کی یہ علامتیں طرف داری کرتی ہیں۔

اب ہر ایک شخص یہاں آسانی سے اپنے آپ کو اس کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے، مگر مجھے امید ہے کہ اکثر یہ کہیں گے: ”ہاں، ہم ان حقائق پر ایمان رکھتے ہیں۔“ لیکن کیا تم ان پر ایسے ایمان رکھتے ہو جیسے وہ اپنی ذات میں زبردست اور نتائج سے بھرپور حقائق ہیں؟ کیا تم اُن کی حیرت انگیز سنگینی اور خدا کے انصاف اور انسان کی ابدی تقدیر پر اُن کے شاندار اثرات کو سمجھتے ہو؟ خدا مجسم ہوا — یسوع، عَمّانوئیل، جو اپنی اُمّت کے گناہ اُٹھانے کو دُکھ سہ گیا — خدا کا مسیح، جو ہر اُس جان کو نجات پیش کرتا ہے جو اُس پر بھروسہ کرے!

یہ خبر ایسی ہے جیسی کبھی فردوس نے بھی نہ سنی تھی۔ یہ سب سے اعلیٰ، سب سے بہتر، سب سے شاندار خبر ہے جو فرشتوں کے کانوں میں کبھی پہنچی۔ ہمیں چاہیے کہ ان حقائق کو اُسی روح کے ساتھ سنیں اور قبول کریں جس کے ساتھ وہ واقع ہوئے، تاکہ ہم اُن کی اہمیت کو پہچانیں؛ ورنہ ہمیں یہاں آنے کا کوئی حق نہیں۔

مزید اے بھائیو، ہر ایک شخص جو روٹی کھاتا ہے اور مے پیتا ہے، علامت کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہے کہ مسیح کا بدن اُس کا ہے، اور مے پینے سے کہ مسیح کا خون اُس کا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں اُس کے ہیں، اسی لئے وہ آتا ہے کہ کھائے جیسے انسان اپنی روٹی کھاتا ہے، اور پیئے جیسے انسان اپنی مے پیتا ہے۔

اب، اے سننے والو، سوال تمہارے سامنے ہے—کیا تمہیں مسیح کے بدن اور خون میں حصہ ہے؟ “میں کیسے جان سکوں کہ میرا حصہ ہے؟” کوئی پوچھے گا۔ اس طرح جان سکتے ہو—کیا تُو اپنی نجات کے لئے پورے اور تنہا یسوع مسیح پر بھروسہ کرتا ہے؟ کیا تُو اُس کی اذیتوں کے فضل پر بالکل اعتماد کرتا ہے؟ کیا تُو بغیر کسی اور سہارا کے، پورا اپنے آپ کو کلوری کی اُس عظیم قربانی پر ڈال دیتا ہے؟ اگر ایسا ہے، تو یہ ایمان تجھے مسیح دیتا ہے، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مسیح تیرا ہے۔ پھر تجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ مے لے جب کہ تیرے پاس اُس حقیقت کا ثبوت ہے جس کی یہ علامت ہے۔ تُو آ سکتا ہے، تجھے دعوت دی گئی ہے، بلکہ اگر مسیح تیرا ہے تو نہ انا گناہ ہے۔

سوال دوسری صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔ یہ عشا اس لئے مقرر ہوئی کہ ہم مسیح کو یاد کریں۔ پس ہر ایک کو سوچنا ہے—کیا تُو مسیح کو یاد رکھ سکتا ہے؟ کیا یہاں انا تجھے یسوع مسیح کو یاد دلانے گا؟ اگر نہیں، تو تجھے نہیں انا چاہیے۔ مگر جو تُو جانتا ہی نہیں اُسے کیسے یاد رکھے گا؟ اور جس میں تیرا کوئی حصہ اور نصیب نہیں اُس کو کیسے درست طور پر یاد کرے گا؟ محض ایک تاریخی شخصیت کی طرح مسیح کو یاد رکھنا ایسا ہی ہے فائدہ ہے جیسے جولیسی سیزر یا نیولین بوناپارٹ کو یاد رکھنا۔ مسیح کو یاد رکھنا، جس نے تجھ سے محبت کی اور اپنے آپ کو تیرے لئے دے دیا—یہی وہ قیمتی یاد ہے جو تیری روح کے لئے برکت خیز ہے۔

اے محبوبو، مجھے یقین ہے کہ بعض اوقات جسے عشائے ربانی کہا جاتا ہے، اُس میں مسیح کی کوئی یاد دہانی نہیں ہوتی۔ مرد اور عورت آتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ اُس کو یاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس چیز میں کچھ ہے، روٹی کھانے اور مے پینے میں کوئی تقدس ہے، یا اُس پادری کے ہاتھوں سے جو یہ علامتیں دیتا ہے کوئی فضل ملتا ہے۔ پر افسوس! ایسا نہیں۔ یہ خداوند کی عشا لینا نہیں، یہ محض پاپائی بُت پرستی ہے، یہ خدا کے فرزند کی حقیقی عبادت نہیں۔

تم میز پر اس لئے آتے ہو کہ اُس کو یاد رکھو، اور صرف اتنی حد تک یہ نشان تمہارے لئے وسیلہ فضل بنتے ہیں جتنا کہ وہ تمہیں اُس کو یاد کرنے، اُس پر بھروسہ کرنے اور اُس سے محبت کرنے میں مدد دیں۔ مادی چیزوں میں کوئی پوشیدہ اخلاقی فضیلت نہیں، پانی میں کوئی نیا جنم نہیں چھپا، نہ پیشوائی ہاتھوں سے فضل کی نہریں بہتی ہیں۔ نہ ریشمی بازوؤں میں تقدس ہے، نہ روٹی میں پاکیزگی، نہ مے میں دینداری۔ یہ صرف ظاہری اور دیکھنے کے قابل نشان ہیں۔

پاکیزگی، قداست، فضل—یہ سب تمہارے دلوں میں ہونا چاہیے جب تم محبت سے ان علامتوں کو قبول کرتے ہو اور حقیقی روح کے ساتھ اُس خداوند کے قریب آتے ہو جس نے تمہیں اپنے خون سے خریدا۔ پس اپنے آپ سے پوچھو—کیا تم اُسے یاد کرتے ہو؟ کیا یہ چیزیں تمہیں اُس کی یاد میں مدد دیں گی؟ اگر نہیں، تو تمہارا یہاں کوئی کام نہیں۔

شاید آج رات خدا کا کوئی فرزند اس میز پر آنے کے لائق نہ ہو۔ یہ بات تمہیں چونکا دے، مگر میں مان لیتا ہوں کہ ایسا ہو سکتا ہے، اور اگر ایسا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بھائی یا بہن اس نصیحت کو دل میں لے۔ کیا کوئی بھائی ہے جسے تُو نے دکھ دیا اور معافی نہ مانگی؟ یا کوئی ایسا ہے جس نے تجھے دکھ دیا اور تُو نے معاف نہ کیا؟ مجھے یقین ہے کہ ہمارے خداوند نے قربان گاہ پر ہدیہ لانے کے بارے میں جو کہا تھا—کہ ہدیہ چھوڑ دے اور پہلے بھائی سے صلح کر لے—اگرچہ یہ قربان گاہ نہیں، مگر یہ حکم اِس میز کے حق میں بھی راست طور پر لاگو ہو سکتا ہے۔

معافی سے خالی دل کے ساتھ تُو مسیح سے شراکت کیونکر چاہ سکتا ہے؟ جس خدا کو تُو نے نہیں دیکھا اُسے کیسے محبت کرے گا اگر اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا جسے تُو نے دیکھا ہے؟ اگر تجھ سے معاف کرنا دشوار ہے، تو تجھے معافی پانا کتنا دشوار ہوگا! غیر معاف کرنے والی روح تجھے آسمان سے باہر رکھے گی۔ آدمی، تُو ادنیٰ سا کام بھی نہ کر سکے گا، تُو دعا نہ کر سکے گا، تُو یہ نہ کہہ سکے گا، “ہمارے قصور معاف کر جیسے ہم بھی اپنے قصورواروں کو معاف کرتے ہیں۔” اور اگر دعا نہ کر سکے تو عشائے ربانی میں شریک بھی کیسے ہو سکے گا؟ پس اُس پر دھیان دے، اور ہر ایک اپنے آپ کو اُس پرکھ میں ڈالے۔

جب میں یہ بات تم پر زور دیتا ہوں، تو مجھے اجازت دو کہ نہایت سنجیدگی سے یہ کہوں کہ اس میز پر آنے سے پہلے اپنے آپ کو جانچنے کا درست طریقہ وہی ہے جو کلام مقدس میں رکھا گیا ہے۔ اپنے آپ کو اُن آزمائشوں اور ثبوتوں سے جانچو جن کا ذکر خدا کے کلام میں رُوح کے وسیلے سے ہوا ہے۔ جیسے تم دوسرے کو پرکھتے ہو، غیر جانب داری سے—“کچھ کمی نہ کر، نہ کچھ کینہ کے ساتھ لکھ”—ویسے ہی اپنے آپ کو پرکھو۔ افسوس! ہم دوسروں کے لئے ایک پیمانہ رکھتے ہیں، اپنے لئے دوسرا۔ ہم کتنے تیز نظر ہیں جب خدا کے لوگوں کی کمزوریوں اور خطاؤں کو دیکھتے ہیں، اور اپنی نمایاں گناہوں سے ضمیر کو ذرا بھی نہ جھپٹے دیتے۔ ہم آنکھوں میں شہتیر لئے پھرتے ہیں، اور تعجب کرتے ہیں کہ بھائی کی آنکھ کا تنکا کیوں نہ دیکھیں۔ اپنے آپ کو پرکھو، اپنے آپ کو پرکھو، اور دوسروں پر سختی کرنے کے بجائے اب وہی سختی اپنے اوپر کر لو، یہی تمہارے لئے زیادہ مفید ہوگا، اور یہی مسیحی محبت کے قانون کے مطابق ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی کلام مقدس کے سخت ترین اصولوں سے نہ ڈرے۔

افسوس! ہم اکثر اپنی جانچ کو ٹھیک اُس وقت روک دیتے ہیں جب وہ ہمارے لئے فائدہ مند ہونے کو ہوتی ہے، جیسے بیمار مرہم کو اُسی وقت اتار دے جب وہ اثر دکھانا شروع کرے، یا دوا کو اُسی وقت پینا چھوڑ دے جب وہ نفع پہنچانے کو ہو۔ سخت سوالوں اور اندیشوں کو اپنے اندر تک پہنچنے دو۔ کبھی نہ ڈرو کہ تیز دھار تیری اصل تک کاٹے گی۔ خودفریبی کے لئے جگہ مت چھوڑ۔

خداوند سے دعا کر کہ وہ تیرے دل کو برہنہ کر دے، بالکل برہنہ، اپنی علم کل نگاہ کے سامنے۔ اور جب تُو اپنے آپ کو پرکھ رہا ہو تو نہ ہٹ، نہ بات کو نرم کر، نہ کھیل کر، نہ طرفداری کر، بلکہ اپنے آپ کو صحیح اور مکمل پرکھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ آخرکار دھوکا کھا جائے، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میز پر آنے کے بعد برہ کی شادی کے عشا سے نکال دیا جائے۔

پس اتنا کافی ہے اُن نکات پر جن کے بارے میں ہمیں اپنی اہلیت کو پرکھنا ہے کہ آیا اس میز پر آئیں یا نہیں۔ اب اجازت دو کہ میں —اپنی بساط کے مطابق

## II

- اس نہایت اہم مضمون پر تمہیں زور دوں، کہ کیوں ایسی خود جانچ ہونی چاہیے۔

اے بھائیو! میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسی جانچ لازمی ہے، اس لیے کہ خودشناسی ہمیشہ بیش قیمت ہے۔ قدیم یونانی، جن کے عجیب و غریب اقوال اکثر وحی کی سرحدوں کو چھوتے تھے، کہا کرتے تھے: ”اے انسان! اپنے آپ کو پہچان۔“ ایک شخص کے لیے یہ کتنا افسوسناک ہے کہ وہ دُور دراز ممالک کا واقف کار ہو، مگر اپنے آپ کو نہ جانے؛ دوسروں کے کھیتوں کو سمجھے اور اپنے کھیت کو برباد ہونے دے؛ دوسروں کی صحت کی فکر کرے اور خود ایک پوشیدہ بیماری سے مر رہا ہو؛ دوسروں کی خصلتوں کا مطالعہ کرے مگر اپنی ہی خصلت کو خدا کے حضور مکروہ رہنے دے۔ اپنے آپ کو پہچانو۔

اپنے دلوں کی چھان بین کرو، اور اپنے آپ کو جان لو، اِس سے بہتر کوئی تجارت نہیں۔ سب حساب کتاب میں سے یہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ اکثر یہ تکبر کی موت کا سبب بن جاتی ہے، جب انسان اپنے حقیقی حال کو جان لیتا ہے۔ خودراستیازی ایسی کھوج کے سامنے اُس طرح اڑ جاتی ہے جیسے الو آفتاب کے طلوع کے سامنے۔ اپنے آپ کو پہچانو، تو تم مسیح کو پہچاننے کی راہ پر ہو۔ کیونکہ خودشناسی تمہیں عاجزی بخشے گی، تمہیں اپنے یسوع کی حاجت کا احساس دلائے گی، اور ممکن ہے کہ خدا روح القدس کے ہاتھوں وہی تمہیں نجات دہندہ تک پہنچا دے۔

اے مردو اور اے عورتو! یہ کیونکر ہے کہ تمہیں اتنے دوست اور پہچان والے ہیں، مگر تم اپنے آپ سے واقف نہیں؟ تم لٹریچر بہت پڑھتے ہو، مگر اپنے دلوں کو نہیں پڑھتے؛ تم دوسروں سے گفتگو کرتے ہو، مگر اپنے آپ سے گفتگو نہیں کرتے، نہ اپنے آپ کو پہچانتے ہو۔ میں تم سے منت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو پرکھو، خواہ کسی اور وجہ سے نہ سہی تو اسی وجہ سے کہ یہ علم اُن قیمتی ترین علوم میں سے ہے جو انسان حاصل کر سکتا ہے۔

پھر اپنے آپ کو پرکھو، اے معترف مسیحیو! اِس لیے کہ ہمیں دھوکہ کھانا اور دھوکے میں پڑے رہنا ایک نہایت آسان بات ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اُس کی تعریف ہو۔ چاہے مانے یا نہ مانے، مگر یہ ایک آفاقی حقیقت ہے۔ کوئی بھی انسان، خواہ وہ کوئی بھی ہو، جلدی سے یہ یقین کر لیتا ہے کہ اُس کا حال ٹھیک ہے۔ شیطان بھی تمہارے اسی میلان طبع کو سہارا دیتا ہے، اور چاہتا ہے کہ تمہیں فریب کی جھولا گاڑی میں سلا دے۔

ہر طرف کی چیزیں انسان کو دھوکا دینے میں مدد دیتی ہیں۔ فضل کی اُس عام سی رائے، مذہب کی مقبولیت، کلیسیا میں شامل ہونے کی آسانی، اور ان ایام میں ایذا رسانی کی کمی—یہ سب مل کر ایک ایسی راہ بنا دیتے ہیں جس پر چلتے چلتے آدمی مرنے تک یہ سمجھ سکتا ہے کہ وہ آسمان کی طرف جا رہا ہے، حالانکہ درحقیقت وہ جہنم کی طرف دوڑا جا رہا ہے۔ اے پیارو! چونکہ دھوکا کھانا اتنا سہل ہے، اور تمہاری جان داؤ پر ہے، میں تم سے منت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو پرکھو۔

یاد کرو کہ تمہارے بعض جاننے والے دھوکا کھا گئے۔ تم فوراً اُن کو یاد کر لو گے۔ مگر کیا یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی اور تمہیں یاد کر رہا ہو؟ شاید تم نے اپنے دل میں کہا: ”میں نے اُس کو گھر پر دیکھا ہے، اُس کی تیز زبان کو جانتا ہوں، وہ مسیحی نہیں۔“ اور وہ عورت اُس لمحہ اپنے دل میں یہ سوچ رہی تھی: ”میں نے اُس کے ساتھ لین دین کیا ہے، اُس کی کم تول کو جانتی ہوں، وہ مسیحی نہیں۔“ دیکھو، ہم دوسروں پر انگلی اٹھانے میں کتنے جلدی کرتے ہیں، مگر یہی سوال ہم پر بھی آ پڑتا ہے—”کیا ہم خود دھوکے میں نہیں؟“ کیا واعظ خود دھوکے میں نہیں ہو سکتا؟ کیا بزرگ اور خادم، جو برسوں عزت میں ہیں، اندر سے بوسیدہ نہیں ہو سکتے؟ کیا کلیسیا کے پرانے رکن، جو ابتدا ہی سے اس میز پر بیٹھتے آئے، ظاہری دینداری میں محض سطحی نہیں؟ اے عزیزو! چونکہ بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں، اپنے آپ کو پرکھو۔

اور پھر یاد رکھو، اے معترف مسیحیو! کہ شاید اس دُنیا میں فضل حاصل کرنے کی سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ تم یہ سمجھو کہ تمہارے پاس فضل پہلے ہی موجود ہے۔ افسوس کہ مجھے کہنا پڑتا ہے، مگر ایسا ہے۔ بہتر ہوتا کہ بعض لوگوں نے کبھی کلیسیا میں شمولیت نہ کی ہوتی، کیونکہ اب جب انہیں توبہ کی منادی کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں، ”میں نے برسوں پہلے توبہ کی تھی۔“ جب ایمان کی بات کی جاتی ہے تو وہ جواب دیتے ہیں، ”میں ایمان لا چکا ہوں، کلیسیا میں شامل ہو گیا تھا۔“ یہ سب علم انہیں پھولانے پھرتا ہے، مگر حقیقی فضل نہیں۔ وہ سب نعمتوں کی نقل رکھتے ہیں، جیسے اصلی جواہر اور نقلی جواہر میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے، ویسے ہی وہ بعض باتوں میں مسیحیوں کی مانند دکھائی دیتے ہیں۔

اے پیارو! اگر میں مسیح سے باہر ہوتا تو چاہتا کہ کلیسیا سے بھی باہر ہوتا۔ اگر اُس پر میرا ایمان نہ ہوتا تو کاش کہ میں نے اُس کا اقرار بھی نہ کیا ہوتا۔ مسیح کے بغیر شخص، جو کلیسیا کے اندر ہے اور مسیحی رسوم میں شریک ہے مگر دل سے مردہ ہے، وہ نجات سے سب سے زیادہ دُور ہے۔ اسی لیے اپنے آپ کو پرکھو۔

پھر میں یہ نہایت سنجیدہ لفظ بھی بڑھا دیتا ہوں۔ اپنے آپ کو پرکھو کیونکہ جلد ہی، تھوڑے ہی عرصے میں، تم بستر مرگ پر ہو گے۔ وہاں، اگر اس سے پہلے نہیں، تو ضرور دل کی گہری جانچ ہوگی۔ جب جسم فنا ہونے لگے گا اور گوشت پوست پگھلنے لگے گا، تو محض رسمیں اور عبادتگاہ میں آنا سہارا نہ دیں گے۔ سوچو ایک شخص کیسا محسوس کرے گا جب وہ موت کے سمندر میں کودے اور اپنی نجات کی کشتی کو بوسیدہ اور ٹوٹی پائے۔ اے پیارو! اپنے فریب کو اُس وقت سے پہلے پہچانو جب درستگی کا موقع باقی ہے۔

اے بھائیو! خدا کی حضوری اور اُس کی آگ جیسے چہرے کی قسم دے کر کہتا ہوں، اپنے آپ کو اُس کے ابدی انصاف کے لیے تیار کرو۔ ہر شخص کو تول میں تولا جائے گا۔ کوئی محض دعوے والا جلال کے دروازوں میں داخل نہ ہوگا۔ اگر تمہارے پاس حقیقی فضل نہ ہے، خواہ تمہارا اقرار کیسا بھی تابناک ہو، تم اُس کے حضور سے نکالے جاؤ گے۔

اگر تم نے اپنے گناہ کبھی خفیہ طور پر اُس عظیم سردار کابن کے سامنے اقرار نہ کیے، اگر تم نے کبھی اُس قیمتی سر پر ہاتھ نہ رکھا جو برگزیدوں کے گناہ اُٹھائے ہوئے تھا، اگر تم نے کبھی ایمان کی آنکھ سے یہ منتقلی نہ دیکھی اور اُس پر خوش نہ ہوئے — تو خبردار! اُس عظیم دن تمہارا اقرار محض ایک رنگین پردہ ہوگا جس کے ساتھ تم جہنم میں جاؤ گے، بلکہ اُس روز تمہاری جھوٹی دینداری اور نقلی نعمتیں تمہارے عذاب کو اور بھڑکانیں گی۔

”اے عزیزو! ان ہی سب باتوں کی وجہ سے ”ہر ایک آدمی اپنے آپ کو پرکھے، اور پھر اُس روٹی میں سے کھائے۔

لیکن اگر پرکھنے کے بعد نتیجہ نکلے کہ ”میں مسیح میں نہیں، میں ایمان نہیں لایا،“ تو اے پیارو! اُس میز سے دُور رہو۔ مگر کہاں جاؤ؟ صلیب کی طرف جاؤ۔ اگر میز کے پاس نہیں آ سکتے تو یسوع کے پاس آ سکتے ہو۔

اور اگر تمہارا جواب یہ ہو: ”میں بہت نالائق اور گنہگار ہوں، مگر پھر بھی میں نے یسوع پر ایمان رکھا ہے،“ تو اے بھائیو! یہی اصل ہے۔ رب کے عشائے مقدس کی تیاری کامل تقدیس میں نہیں بلکہ سچے ایمان میں ہے۔ اگر یہ تمہارے پاس ہے، تو بس — اب ”کھاؤ اور پیو۔ کیونکہ رسول کہتا ہے: ”اور یوں اُس روٹی میں سے کھائے۔

اب محض ظاہری کھانے پینے سے بڑھ کر دعا کرو کہ تمہاری حقیقی شراکت مجسم خدا کے ساتھ ہو۔ اُس فضل کو شکرگزاری سے بڑائی دو جس نے تمہیں الگ کیا، اور اُس قیمتی شخص کو خوشی سے قبول کرو جو تمہاری جان کی زندگی کا سہارا ہے۔ خدا کرے کہ تم، جو حقیقی مسیحی ہو کر اس دروازے سے داخل ہوئے، خدا کی بادشاہی میں روٹی کھانے کو بیٹھو

تفسیر از طرف سی۔ ایچ۔ اسپرجن  
متی 24:1-6؛ 1 کرنتھیوں 16:1-3

متی باب 6، آیت 1۔

خبردار! اپنی خیرات آدمیوں کے سامنے نہ کرو تاکہ وہ تمہیں دیکھیں، ورنہ تمہارے آسمانی باپ کے حضور تمہارا کوئی اجر نہیں۔

انسان کو دینے پر جو باعث اُبھارتا ہے، وہی اُس کے کام کی اصل قدر ہے۔ اگر وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے دیتا ہے تو جب لوگ دیکھ لیں، وہی اُس کا اجر ہے، اور پھر کوئی دوسرا اجر اُس کے لیے باقی نہیں۔ پس ہم کبھی بھی اپنی خیرات لوگوں کے سامنے نہ کریں تاکہ وہ ہمیں دیکھیں۔

آیات 2-5۔

پس جب تو خیرات کرے، تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجا جیسا کہ رباکار عبادتخانوں اور گلیوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگوں سے جلال

پائیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، وہ اپنا اجر پا چکے۔ لیکن جب تو خیرات کرے تو تیرا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ تیرا دینا ہاتھ کیا کرتا ہے، تاکہ تیری خیرات پوشیدہ ہو؛ اور تیرا باپ جو پوشیدہ میں دیکھتا ہے، وہ تجھے علانیہ اجر دے گا۔ اور جب تو دعا کرے تو ریاکاروں کی مانند نہ ہو؛ کیونکہ وہ عبادتخانوں اور کوچہ و بازار کے کونوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں دیکھیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، وہ اپنا اجر پا چکے۔

میں نے بعض مشرقی لوگوں کی بڑی تعریف سنی ہے کہ وہ سورج نکلنے وقت، یا جب مسجد کی منار سے صدا بلند ہوتی ہے، جہاں کہیں بھی ہوں، فوراً نماز کی حالت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ میں اُن سے اُن کا حق چھینوں؛ مگر ہمارے لیے یہ مثال نہیں۔ ہم اپنی دعاؤں سے شرمانے والے نہیں، مگر وہ سڑکوں کے تماشے نہیں۔ وہ خدا کی آنکھ اور خدا کے کان کے لیے ہیں۔

#### آیات 6-7۔

لیکن جب تو دعا کرے تو اپنے کوٹھری میں جا، اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے دعا کر جو پوشیدہ میں ہے؛ اور تیرا باپ جو پوشیدہ میں دیکھتا ہے، تجھے علانیہ اجر دے گا۔ اور جب دعا کرو تو بت پرستوں کی مانند فضول تکرار نہ کرو، کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ اپنے بہت بولنے کے سبب سے سنے جائیں گے۔

بار بار ایک ہی لفظ دہرانا آسانی سے فضول تکرار بن جاتا ہے۔ تکرار منع نہیں، مگر فضول تکرار منع ہے۔ اور وہ کتنے غلط ہیں جو دعا کو گز بھر کی لمبائی سے ناپتے ہیں۔ اصل چیز دل کا کام ہے۔ خدا کے سامنے تمنا کا حقیقی بہاؤ۔ معیار چاہیے، مقدار نہیں؛ حقیقت چاہیے، لمبائی نہیں۔ اکثر چھوٹی دعائیں ہی سب سے زیادہ دعا سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

#### آیات 8-9۔

پس اُن کی مانند نہ بنو؛ کیونکہ تمہارا باپ جانتا ہے کہ تمہیں کس کس چیز کی حاجت ہے قبل اس کے کہ تم اُس سے مانگو۔ پس تم اس طرح دعا کرو۔

اور پھر وہ ہمیں دعا کا ایک نمونہ بخشتا ہے، جس سے بہتر کوئی نہ ہو سکتا، جو عبادت کے تمام حصے اپنے اندر رکھتا ہے۔ خوش ہیں وہ جو اپنی دعاؤں کو اس پر ڈھالتے ہیں۔

#### آیات 9-13۔

اے ہمارے باپ! جو آسمان پر ہے! تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی زمین پر پوری ہو جیسے آسمان پر ہوتی ہے۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور ہمارے قرض ہمیں معاف کر، جیسے ہم بھی اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا، بلکہ بُرائی سے بچا؛ کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ابد تک تیرے ہی ہیں۔ آمین۔

ہمارا نجات دہندہ اب اس دعا پر، اور خاص ایک حصے پر کلام کرتا ہے جس میں بہت سے لوگ ٹھوکر کھا چکے ہیں۔

#### آیات 14-15۔

کیونکہ اگر تم آدمیوں کے قصور اُنہیں معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کرے گا۔ لیکن اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

بعض نے اسے بدل ڈالا ہے، اور یوں دعا کرتے ہیں: ”ہمارے قرض ہمیں معاف کر جیسے ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرنا چاہتے ہیں۔“ نہیں، ایسا نہ ہو سکتا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا سے بھی تمہیں صرف معافی کی خواہش ملے گی، معافی نہیں۔ یہ بالکل صاف ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہمیں معاف کرے، تو ہمیں بھی ہر قصور کو فی الفور اور مکمل طور پر معاف کرنا ہوگا۔ جو معاف کرنے سے انکار کرے وہ معاف ہونے سے انکار کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی دل میں کینہ نہ رکھے۔ حکیموں کے دل میں غضب لمحہ بھر کو آتا ہے، مگر احمق کے دل میں جلتا رہتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم اُس کو بجھا دیں، اور پورے دل سے آزادانہ معاف کریں، یہ جان کر کہ ہمیں معاف کیا گیا ہے۔

#### آیت 16۔

اور جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی مانند اُداس صورت نہ بناؤ؛ کیونکہ وہ اپنے چہرے بگاڑتے ہیں تاکہ آدمیوں پر ظاہر کریں کہ وہ روزہ رکھتے ہیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، وہ اپنا اجر پا چکے۔

نادان لوگ اُن کی تعریف کرتے ہیں، اور وہ خود کو سب سے اچھا سمجھتے ہیں۔ ہاں، وہ اپنا اجر پا چکے۔

### آیات 17-18۔

لیکن جب تو روزہ رکھے، تو اپنے سر پر تیل مل اور منہ دھو، تاکہ آدمیوں پر ظاہر نہ ہو کہ روزہ رکھتا ہے بلکہ اپنے باپ پر جو پوشیدہ میں ہے؛ اور تیرا باپ جو پوشیدہ میں دیکھتا ہے، تجھے علانیہ اجر دے گا۔

پھر بھی میں نے سنا ہے کہ بعض کمزور اور ڈبلے پادری بڑے مقدس سمجھے جاتے ہیں: ”کیسے وہ روزہ رکھتے ہیں، اُن کے چہروں پر نظر آتا ہے!“ حالانکہ زیادہ امکان یہ ہے کہ یہ اُن کے معدے کی کمزوری کا نتیجہ ہے، نہ کہ اُن کی روحانی پاکیزگی کا۔ اگر یہ علامت ہے تو پھر ہڈیوں کا ڈھانچہ کامل مقدس ٹھہرا۔

مگر ہم ایسی بیہودگیوں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ مسیحی روزہ رکھتا ہے، مگر خیال رکھتا ہے کہ کوئی نہ جانے۔ وہ کوئی نشان نہیں لگاتا، حتیٰ کہ جب اُس کا دل بوجھل ہوتا ہے تب بھی دوسروں پر بوجھ نہ ڈالنے کے لیے خوش نظر آتا ہے۔ اسے کافی ہے کہ وہ اپنے باپ کے حضور غمگین ہے۔

### آیات 19-21۔

زمین پر اپنے لیے خزانے جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ بگاڑتے ہیں، اور جہاں چور نقب لگا کر چراتے ہیں۔ بلکہ آسمان پر اپنے لیے خزانے جمع کرو جہاں نہ کیڑا اور نہ زنگ بگاڑتے ہیں، اور جہاں چور نقب لگا کر نہیں چراتے۔ کیونکہ جہاں تیرا خزانہ ہے، وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔

آسمان کے لیے اپنا خزانہ بھیجنے کے کئی طریقے ہیں۔ خدا کے غریب اُس کے خزانے کے صندوق ہیں۔ انجیل کی خدمت کو سہارا دے کر بھی تم خزانہ آسمان بھیج سکتے ہو۔ میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا جس نے کہا کہ اُس کا مذہب اُسے سال بھر میں ایک شلنگ بھی نہیں پڑتا۔ تب کہا گیا کہ شاید اتنے دام پر بھی وہ قیمتی نہ ہو۔ انسان اپنے مذہب کی قیمت کا اندازہ عموماً اُسی قربانی سے لگاتا ہے جو وہ اُس کے لیے دینے کو تیار ہو۔

### آیت 22۔

—بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ پس اگر تیری آنکھ صاف ہے—یعنی اگر تیرا باعث واحد ہے، اور وہ یہ کہ خدا کو جلال دے

### آیات 22-23۔

تو تیرا سارا بدن روشنی سے بھرا ہوگا۔ لیکن اگر تیری آنکھ خراب ہے تو تیرا سارا بدن تاریک ہوگا۔ پس اگر جو روشنی تجھ میں ہے وہ تاریکی ہے، تو وہ تاریکی کیسی بڑی ہوگی!

جب کسی انسان کا سب سے اعلیٰ باعث صرف اُس کی اپنی ذات ہو، تو وہ کیسا اندھیرا اور خودغرض ہے۔ لیکن جب اُس کا سب سے اعلیٰ باعث اُس کا خدا ہو تو کیسی روشنی اُس پر چمکتی ہے۔

### آیت 24۔

کوئی شخص دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔

دو اشخاص کی خدمت کر سکتا ہے، بیس کی بھی، مگر دو مالکوں کی نہیں۔ انسان کے دل میں دو حاکم اصول یا دو حاکم خواہشیں نہیں ہو سکتیں۔ ”کوئی شخص دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔“

### آیت 24۔

کیونکہ وہ ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت؛ یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا۔ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

اگرچہ بعض آدمیوں کی زندگیاں اسی تجربے میں گزرتی ہیں کہ وہ کتنا دُور تک دونوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔

### گرنٹھیوں کا پہلا خط، باب 3

آیت 1۔ اور اے بھائیو! میں تم سے روحانیوں کی مانند گفتگو نہ کر سکا، بلکہ جسمانیوں کی مانند، یعنی اُن بچوں کی مانند جو مسیح میں ہیں۔

کرنٹھس کی کلیسیا اُن اشخاص پر مشتمل تھی جو بڑی تعلیم اور عظیم قابلیت رکھتے تھے۔ یہ اُن کلیسیاؤں میں سے ایک تھی جہاں ایک ہی شخص کے بولنے کا دستور ترک ہو چکا تھا، اور ہر ایک اپنی مرضی کے موافق کلام کرتا تھا—ایک نہایت سمجھ دار جماعت، اور مسیحی بھی، لیکن بہر حال مسیح میں بچے۔ اور اگرچہ وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے تھے، تو بھی رسول

کہتا ہے کہ اُس نے اُن سے کبھی روحانیوں کی مانند کلام نہ کیا، بلکہ وہی ابتدائی باتیں بیان کرتا رہا، کیونکہ اُن میں جسمانی ضعف ابھی غالب تھا کہ وہ گہری روحانی باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

آیت 2۔ میں نے تمہیں دودھ پلایا، نہ کہ گوشت؛ کیونکہ اُس وقت تک تم اُسے برداشت نہ کر سکتے تھے، بلکہ اب بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

ہم کو کتنا شکر گزار ہونا چاہیے کہ دودھ موجود ہے، اور یہ دودھ جان کو سیراب کرتا ہے—مسیحیت کی سادہ ترین سچائیاں بھی وہ سب کچھ رکھتی ہیں جس کی جان کو حاجت ہے، جیسے بدن صرف دودھ سے قائم رہ سکتا ہے۔ لیکن ہمیں بڑھنے کی آرزو کرنی چاہیے تاکہ ہم ہمیشہ دودھ پر نہ رہیں بلکہ گوشت ہضم کر سکیں—خدا کی گہری باتوں کو، اُس کی اعلیٰ تعلیم کو۔ یہ باتیں مردوں کے لیے ہیں، بچوں کے لیے نہیں۔ پس بچے دودھ پر شکر کریں، لیکن ہم مردان کامل ہونے کی آرزو کریں تاکہ گوشت کھا سکیں۔

آیت 3۔ کیونکہ تم اب بھی جسمانی ہو؛ اس لیے کہ جب تم میں حسد اور جھگڑا اور تفرقے ہیں، تو کیا تم جسمانی نہیں؟ اور آدمیوں کی مانند چلتے نہیں؟

ایک متحدہ کلیسیا بڑھنے والی کلیسیا ہے—شاید بالغ کلیسیا بھی؛ لیکن ایک بٹی ہوئی کلیسیا، جو فرقوں میں تقسیم ہے، جہاں ہر ایک مرتبہ چاہتا ہے اور شہرت ڈھونڈتا ہے—ایسی کلیسیا بچوں کی کلیسیا ہے۔ وہ جسمانی ہیں اور آدمیوں کی مانند چلتے ہیں۔

آیت 4۔ کیونکہ جب کوئی کہتا ہے، میں پولس کا ہوں؛ اور دوسرا کہتا ہے، میں اپلوس کا ہوں؛ تو کیا تم جسمانی نہیں؟ بجائے اس کے، اُن سب کو مسیح کی ایمان عام کی مدافعت کے لیے اکٹھے جدوجہد کرنی چاہیے تھی۔ روحانی طفولیت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ کسی راہنما کے نام کو بلند کرنا یا کسی خاص تعلیم کی شکل پر اصرار کرنا، بجائے اس کے کہ جہاں کہیں سچائی ملے اُسے تھامنے کی کوشش کی جائے۔

آیات 5-6۔ پھر پولس کیا ہے؟ اور اپلوس کیا ہے؟ خادم ہیں جن کے وسیلہ سے تم نے ایمان لایا، اور جیسا کہ خُدا نے ہر ایک کو بخشا۔ میں نے پودا لگایا، اپلوس نے پانی دیا، لیکن بڑھوتری خُدا نے بخشی۔ پس ساری تمجید خُدا کو ہو۔ پودا لگانے والے کے لیے شکر کرو، پانی دینے والے کے لیے شکر کرو، بلکہ اُن سے محبت بھی رکھو، لیکن سب سے بڑھ کر اُس کے حضور شکر کرو جس کے بغیر نہ لگانا اور نہ پانی دینا کچھ بھی نہیں۔

آیات 7-8۔ پس نہ پودا لگانے والا کچھ ہے، نہ پانی دینے والا؛ بلکہ خُدا جو بڑھوتری بخشتا ہے۔ اور جو پودا لگاتا ہے اور جو پانی دیتا ہے، وہ ایک ہیں۔ وہ ایک ہی مقصد کی پیروی کرتے ہیں، اور اپلوس اور پولس دل میں ایک تھے۔ وہ ایک ہی آقا کے سچے خادم تھے۔

آیات 8-9۔ اور ہر ایک اپنے اپنے محنت کے موافق اجر پائے گا۔ کیونکہ ہم خُدا کے ہمکار ہیں؛ تم خُدا کی کھیتی ہو، تم خُدا کی عمارت ہو۔ کلیسیا عمارت کی مانند ہے؛ خُدا ہی اُس کا معمار ہے، لیکن وہ اپنے خادموں کو اس کام میں اپنے ماتحت مزدور بناتا ہے۔

آیات 10-13۔ اُس فضل کے موافق جو مجھے بخشا گیا، میں نے ایک دانا معمار کی مانند بنیاد ڈالی، اور دوسرا اُس پر عمارت بناتا ہے۔ لیکن ہر ایک دھیان کرے کہ وہ کس طرح اُس پر عمارت بناتا ہے۔ کیونکہ اُس بنیاد کے سوا جو ڈالی گئی ہے، یعنی یسوع مسیح، کوئی اور بنیاد نہیں ڈال سکتا۔ اب اگر کوئی اس بنیاد پر سونا، چاندی، قیمتی پتھر، لکڑی، گھاس، بھوسہ بنائے؛ تو ہر ایک کا کام ظاہر ہوگا؛ کیونکہ وہ دن اُسے ظاہر کرے گا، اس لیے کہ آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا؛ اور آگ ہر ایک کا کام آزمائے گی کہ کیسا ہے۔

بہت آسان ہے کہ ایک کلیسیا کو جلدی بڑھا لیا جائے۔ بہت آسان ہے کہ دین میں شور و غوغا پیدا کر کے آدمی بڑا شہرت یافتہ ہو جائے۔ لیکن وقت سب کچھ آزما لیتا ہے۔ اگر صرف وقت کی آگ ہی ہو، تو بھی وہ کافی ہے کہ آدمی کے کام کو آزمائے۔ جب ایک کلیسیا ٹوٹ جاتی ہے، یا تعلیم باطل ثابت ہوتی ہے، تو جو کچھ بنایا گیا تھا، وہ راکھ ہو جاتا ہے۔ اے عزیزو! جو تھوڑا سا کام ہم کرتے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے ہو۔ اگر تمہیں کبھی برش کینوس پر لگانے کا موقع ملے، تو ایسا نقش ڈالو جو مٹ نہ سکے۔ لیکن ہم جلدبازی میں فانی کام کرتے ہیں جو ہمارے ساتھ مر جاتے ہیں۔ کاش ہم بہتر طور پر سوچیں کہ ہم کیا تعمیر کرتے ہیں۔

آیات 14-15۔ اگر کسی کا کام جو اُس نے بنایا ہے ٹھہرا رہے، تو وہ اجر پائے گا۔ اگر کسی کا کام جل جائے، تو نقصان اُٹھائے گا؛ لیکن وہ آپ بچ جائے گا، مگر جیسے آگ کے ذریعہ۔ اگر اُس کی نیت درست تھی—اگر اُس نے خُدا کی خدمت کے لیے محنت کی، اگرچہ اُس نے کئی غلطیاں کیں، تو بھی وہ نجات پائے گا، لیکن اُس کا کام جل کر راکھ ہو جائے گا۔



آیت 16- کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مَقَدِس ہو، اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے؟  
کیا تم جانتے ہو؟ یہ کیسی عجیب حقیقت ہے! مؤمن کے بدن میں خُدا بستا ہے، جیسے مَقَدِس میں۔ کاش لوگ جانیں کہ وہ خُدا کا مَقَدِس ہیں، اور خُدا کا رُوح اُن میں رہتا ہے، تو وہ نہ اپنے بدن کو بگاڑیں گے، نہ اُس کی تحقیر کریں گے۔